اوراقِ غم

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا

اوراقِ غم

۱۳۴۹ھ

مؤلفہ

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری نور اللہ مرقدہ

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق جامعہ حسنات العلوم مسجد وزیر خان محفوظ ہیں

نام کتاب	اوراق غم
مؤلفہ	علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تاریخ اشاعت	مارچ 2002ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z40
قیمت	-/150 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

Green Dome International Ltd.

148-164 Gregory Boulevard

Nottingham NG7 5JE UK.

Tel:- 0115-911 7222 Fax:- 0115-911 7220

Marfat.com

خشمناک ہوئے۔ اسی حال میں ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں حاضر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی کیا سبب ہے کہ تم اپنے لشکریوں کے ہمراہ نہ گئے۔ عرض کی حضور اِنَّ لِیْ لَکَ اُسْوَۃٌ کہ میرے لئے تو دین و دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا بھی سہارا نہیں۔ حضور میرے مقتدا ہیں اور میں مقتدی ہوں ؎

جاں دہد عاشق واز کوچۂ جاناں نرود
بلبل سوختہ ہرگز ز گلستاں نرود
صفت عاشق صادق بحقیقت آنست
کہ گرش سر برود از سر پیماں نرود

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پریشاں جماعت کو للکارا کہ مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ یہ حضور موجود ہیں۔ اور تم بے یار و مددگار مارے مارے پھر رہے ہو۔ یہ آواز سنتے ہی سب جماعت یکجا ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سب کو میرے گرد حفاظت میں چھوڑو اور تم صفوف اشقیا کو منتشر کر دو۔ حکم شاہی سنتے ہی

شیر خدا اسد اللہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

بپھرائے ہوئے میدان میں شیر کی طرح جو گرے۔ اکثر کو واصل جہنم کیا۔ اور تمام دشمنوں کو منتشر کر دیا۔ حضرت روح الامین حاضر دربار ہوئے اور مدح علی کرتے ہوئے عرض پیرا ہوئے کہ حضور یہ کمال مواساۃ اور جوانمردی ہے۔ کہ تعمیلِ حکم میں تنہا علی گھمسان میں جا گھسے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ

علی مجھ سے ہیں۔ اور میں علی سے۔ کہ اتنے میں غیبی ندا آئی

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

صاحب درج الدرر اس واقعہ کو لکھ کر فرماتے ہیں۔ کہ یہ تمام مرتبہ جو حضرت علی نے حاصل کیا۔ یہ سب محض **اتباع محبوب کے باعث تھا** ولقد اجاد فیما افاد

آنکہ بسیر مرتبہ لافتی رسید
از دولت متابعت مصطفیٰ رسید
آں مردمے کہ بر سر اعدا بہ ذوالفقار
ہمچوں کلیم بود کہ با اژدہا رسید
با میر او ز تفرق خلاص یافت
زر گشت کار قلب چو با کیمیا رسید

جب یہ حالت کفار کی ہو گئی۔ تو چار شخصوں نے کفار قریش سے معاہدہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم قتل کریں گے یہ ابن قمیہ اور ابن حُمید اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن شہاب تھے۔ جب اشرار قریش نے پورا غلبہ کر لیا اور ابرار مغلوب ہو چلے تو ہر ایک کہنہ میں روپوش تھے۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم معدودے چند جان نثاروں کے ہمراہ ایک مقام پر تھے۔ ان چاروں سنگین دلوں نے میدان آرزو کو حسب مرام پا کر جرأت کی اور پتھر برسانے شروع کئے۔ حتیٰ کہ اس معدن جواہر رسالت کی طرف ابن قمیہ خبیث نے چند پتھر تاک کر مارے۔ حتیٰ کہ ایک پتھر پیشانی اقدس پر لگا اور خون بہنا شروع ہوا۔ ریش اقدس خون میں تر ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس خون کو دامن ردا سے

Marfat.com